ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ

جلد ۱۴

قادیان ضلع گورداسپور

مورخہ ۱۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۴ پوہ سمت

نمبر ۲۴

ضعیف و مردہ لی گر بقادیان درآ | اڈیٹر جناب میاں معراج الدین صاحب عمرؔ | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ؛

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ؛ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا ۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ؛ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ؛

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفا داری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت تیار رہے گا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے ہی بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ؛

دھم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیراب آنچہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آں مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیابش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب ؛

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمرؔ پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا ؛

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے بمعہ اہل بیت بخیریت ہیں۔ تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں۔ شام کا درس قرآن شریف بجائے مسجد اقصےٰ کے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں اب ہوتا ہے۔ کیونکہ مسجد تک چلنے سے حضرت کو بہت تکلیف ہوتی تھی + اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت فاضل امروہی بخیریت قادیان میں رونق افروز ہیں آپ کی چند مفید تصنیفات عنقریب شائع ہو کر پبلک کی راہنمائی کا موجب ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ + احباب مصر شیخ عبد الرحمان صاحب و سید ولی اللہ شاہ صاحب کے خطوط آتے ہیں۔ بخیریت اپنے کام میں مصروف ہیں اب ان کے خطوط عربی میں لکھے ہوتے ہیں + عرب عبد الحی صاحب کا خط جدہ سے آیا ہے۔ حج سے فارغ ہو چکے ہیں اور حضرۃ مسیح موعود کے قصائد عربیہ کو خوشخط چھپوانے کے واسطے بیروت جانے کا ارادہ رکھتے ہیں + چوہدری فتح محمد صاحب کا خط ولایت سے آیا۔ ان کی آنکھیں اب اچھی ہیں۔ فالحمد للہ خواجہ صاحب کا خط تازہ بشارتیں لئے ہوئے پہنچا + لارڈ ہیڈلے کے اسلام کے بعد چار اور اعلےٰ طبقہ کے انگریز مسلمان ہوئے۔ ایک اور عنقریب ہونیوالا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ڈاک کا کام بہت بڑھ گیا ہے۔ میں اکیلا نباہ نہیں سکتا کوئی مدد کو آوے۔ خواجہ صاحب کی اس کامیابی سے انگلینڈ اور ہندوستان میں بہت کھلبلی مچ گئی ہے۔ بدر سے تو پہلے ہی پادری صاحبان بہت جھلائے ہوئے ہیں اب ان خبروں اور خواجہ صاحب کی چٹھیوں نے جو آئے دن بدر میں چھپتی رہتی ہیں۔ ان کو اور بھی غضبناک کر دیا ہے۔ اللہ ہی ہے جو رحم کرے + بنگال و بہار میں سلسلہ احمدیہ کے ساتھ عداوت بہت زور پر ہے۔ کتاب پر کتاب سلسلہ کی مخالفت میں شائع ہوتی ہے تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز افزون ترقی ہے + برہمن بڑیہ سے تین سو مبائعین کی فہرست آچکی ہے۔ اور ایک سو کی اور عنقریب آنے والی ہے + سکرٹری صاحب صدر انجمن اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ کی تاریخیں ۲۵ و ۲۶ حضرت خلیفۃ المسیح نے ناپسند کیں اور اب تاریخیں ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸۔ جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مقرر ہوئیں۔ اچھا ہوا + برادر محمد حسن صاحب ضلع جالندھر میں وعظ کر رہے ہیں۔ ۱۶۵ روپے صدر انجمن کو چندہ کر کے روانہ کر چکے ہیں +

لاہور میں میر قاسم علی صاحب کا لیکچر اسلام اور آریہ سماج کے مضمون پر نہایت دلچسپ اور کامیاب ہوا + برادر مکرم حضرت صوفی خلیفہ محمد صادق صاحب رانی پور شریف سے احباب کو دلی درد کے ساتھ اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح صدیق ثانی مولوی نور الدین صاحب کے مبارک ایام کی قدر کی جائے اور ان کی درازی عمر کے واسطے دعائیں کی جاویں +

ملک برازیل سے خط

برادر شیر محمد صاحب برازیل واقعہ جنوبی امریکہ سے تحریر فرماتے ہیں:-

" آپنے جو کتابیں روانہ کی ہیں میرے واسطے نہایت مفید ہیں۔ کیونکہ وہ عیسائیوں کو جواب دینے میں لاثانی ہیں اور خاص کر قابل تعریف کتاب اسلام کی پہلی کتاب ہے جس میں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کے مخالفوں کو منہ توڑ جواب دیئے گئے یہ جواب سنکر بھی وہ لوگ بہت ضدی اور ہٹ دھرم ہیں جو اقرار پر انکار کرتے ہیں اور حضرت عیسےٰ کو زندہ سمجھ کر اپنے مذہب کو مُردہ بناتے ہیں بڑی خوشی اس بات کی ہے کہ آپ لوگوں کی برکت سے آہستہ آہستہ یہ سب کچھ راہ راست پر آجاویگا اور میرے ایک دوست کے نام حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کا رسالہ مسلم انڈیا آتا ہے اور جب ہم ان لوگوں کو سناتے ہیں تو یہ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ ہم نے یہ مذہب سنا بھی نہیں ہے اور یہ لوگ ایسے بودے خیالات رکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کے عیسائی تو تین خدا مانتے ہیں یہ ان کے علاوہ اور کئی مانتے ہیں جن کے نام یہ مختلف پکارتے ہیں جن کو پرتگیز زبان میں سنتو (santos) کہتے ہیں اور انھوں نے ان کے خاص دن مقرر کئے ہوئے ہیں جیسے ہمارے ہاں محرم یا بارہ وفات کے آتے ہیں ان دنوں میں یہ کام ہرگز نہیں کرتے۔ گویا کام کرنا ان کے لئے خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ ہم جس جگہ جہاں ہم رہتے ہیں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ ان لوگوں کو کہا کہ آؤ جب سنتو کا دن ہوا کرے ہمارے کام کیا کرو۔ سنتو تم کو کچھ نہیں کہیں گے ایک دن دو تین آدمی ہمارے کہنے کے مطابق ہمارے کام پر آئے اونہیں سے ایک کے سر میں درد ہونے لگ گیا جو اتفاقیہ امر تھا وہ دوڑتا ہوا آیا کہ لو صاحب تم کہتے تھے کہ کچھ نہیں ہوگا میرے سر درد ہوتی ہے میں نے اسکو تسلی دی اور کہا کہ ابھی ٹھیک ہو جاویگی۔ سورہ فاتحہ و اخلاص پڑھ کر دم کیا تو اس کا درد سر جاتا رہا اور وہ کام کرنے لگ گیا "

آیۃ الکبریٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

مؤلفہ پروفیسر مولوی فاضل اصغر علی صاحب روحی۔ اس کتاب میں اسمائے الٰہی پر فلسفیانہ اور صوفیانہ بحث کیگئی ہے۔ شروع میں ایک دیباچہ ہے۔ جس میں اسم اعظم پر ایک مبسوط تحریر ہے۔ قابل دید اور قابل قدر کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔ ملنے کا پتہ:-

کتب خانہ اذاقیہ۔ کوچہ چہل یاران۔ لاہور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک پرانے نسخہ سے تیار کردہ دوائی جس کے استعمال سے کئی لوگوں کو فائدہ ہو چکا ہے۔ پیش کرتے ہیں ضرورت والے منگوائیں اور تجربہ کریں۔ لگانے کا لیپ ہے اور کھانے کی دوائی ہے۔ جو بڑی لاگت سے تیار ہوئی ہے قیمت اصلی عـ۵ روپے اور رعایتی عـہ

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

مسیح پر خیال

ایک پادری صاحب کے سوال کے جواب میں کہ مسیح کے متعلق آپ کے کیسے خیالات ہیں ہمارے عزیز دوست مرزا عبد الغنی صاحب کلرک دفتر رسالہ میگزین قادیان نے ایک چھوٹا سا رسالہ شائع کیا ہے جو مدلل اور معقول اور قابل دید ہے اور مرزا صاحب موصوف سے بلاقیمت مل سکتا ہے۔ ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

سرمہ سفید

ایک دوست کا پشت در پشت سے آزمودہ نسخہ۔ خارش۔ سرخی۔ جالا دھند۔ گکرے و دیگر امراض چشم کے واسطے ازحد مفید ہے قیمت فی تولہ عـہ علاوہ محصولڈاک

بدر ایجنسی سے طلب فرماویں

ڈاک معرفت دفتر بدر۔ ایام جلسہ میں جن مہمانوں کو باہر قادیان میں چٹھی آنے کا انتظار ہو وہ اگر اپنے دوستوں کو کہہ آویں کہ ان کے خطوط معرفت دفتر بدر بھیجے جایا کریں تو اس طرح انہیں خطوط آسانی سے ملجایا کریں کیونکہ مہمانوں کی کثرت کے سبب ان ایام میں چٹھی رسان سب مہمانوں کو تلاش نہیں کر سکتا

اطلاع

یہ اخبار ۲۰ صفحہ کا ہے۔ ۸ صفحہ کا اخبار۔ ۴ صفحہ اشتہار بدر و قیمت کتب رعایتی۔ ۴ ضمیمہ درس حدیث صحیح بخاری۔ آٹھ صفحہ ضمیمہ تو لکھا ہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفرِ ملتان

(۱)

روانگی از قادیان

احبابِ ملتان نے اپنے اہل وطن پر حجت پوری کرنے کے لئے ایک جلسہ کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح سے حاصل کی۔ جو ۲۹ و ۳۰ نومبر ۱۳ء کو منعقد ہوا۔ اور احباب کے اصرار پُر تکرار پر حضرت خلیفۃ المسیح نے صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب کو بھی اجازت دی کہ ملتان تشریف لے جائیں۔ اور آپ کے ہمراہ حافظ روشن علی صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب اور عاجز راقم کو جانے کا حکم دیا۔ اور بعض احباب لاہور کی درخواست کی قبولیت میں صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ خطبہ جمعہ لاہور میں پڑھیں۔ اسواسطے ۲۷ کی شام کو ہمارا قافلہ قادیان سے چلا۔ جب ہم حضرت خلیفۃ المسیح سے رخصت ہونے لگے۔ تو آپ نے ہم سب کو دُعا کر کے رخصت کیا۔ فرمایا:۔

"میں نے بہت دُعا کی ہے۔ مُلتان میں شیعہ بہت ہیں۔ پر تم چار یار وہاں جاتے ہو۔ نرمی سے وعظ کرو۔ سخت کلامی نہ کرو۔ دعاؤں سے بہت کام لو۔ امیر بنا بنایا تمہارے ساتھ ہے۔"

راستہ میں اسٹیشن امرتسر پر جماعت احمدیہ امرتسر کے بہت سے دوست موجود تھے۔ جن کی ملاقات سے ہم بہت خوش وقت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اسٹیشن لاہور پر لاہور کے احباب کی ایک بڑی جماعت موجود تھی۔ جن میں میاں چراغ الدین صاحب رئیس کا تو سارا خاندان ہی حاضر تھا۔ اور انہیں کے مکان پر مقام ہوا۔ نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں پڑھی گئی۔ حضرت صاحبزادہ نے خطبہ میں خلافت کے برکات اور رحمت کا بیان کیا۔ اور اس کی مخالفت کا خلاف قرآن و حدیث و تعامل صحابہ ہونا ثابت کیا۔ اور جماعت کو تاکید فرمائی کہ اختلافات میں نہ پڑیں۔ کوئی امر شر اون کے علم میں آوے۔ تو اپنی مجلسوں میں اس پر مباحثات نہ کریں بلکہ ایسے معاملات حضرت خلیفۃ المسیح تک پہنچا دیویں اور پھر وہاں سے جو حکم آوے اُس پر عملدرآمد کریں اور جو لوگ خلافت کے خلاف کوئی بکواس کریں اون کی مجلسوں میں بیٹھنا اور اُن سے تعلق رکھنا غیرت کے خلاف سمجھیں۔ . . . .

یوم السبت قبل نماز فجر ہم مُلتان پہونچے۔ برادر فخرالدین آگے سے خانیوال کے اسٹیشن پر سے ہمارے ساتھ ہوئے اور باقی احباب اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

راستہ میں راۓ ونڈ کے اسٹیشن پر ہمارے دوست بابو محمد علی صاحب نے اپنی ملاقات سے ہمیں خوش وقت کیا۔ بابو صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں "ہمارے واعظین اُس رجل یسعیٰ کے مصداق ہیں جس کا ذکر سورۃ یٰسٓ میں ہے کہ وہ رسُولوں کی امداد کیواسطے دوڑتا ہوا آیا۔ سو آپ لوگ بھی اس تیز سواری پر چڑھ کر جو رات دن دوڑتی ہی رہتی ہے رسُول کی نُصرت میں تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ کبھی لکھنؤ اور کبھی مُلتان اور خواجہ صاحب تو اس دوڑ میں لنڈن ہی پہنچ گئے"۔

رپورٹ جلسہ

۲۹۔ نومبر ۱۳ء ۔ پہلا اجلاس بصدارت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب تلاوۃ قرآن شریف کے ساتھ شروع ہوا۔ ایک نوجوان محمد عابد نام نے ایک نظم دُرِّ ثمین میں سے پڑھی۔ اس کے بعد حافظ روشن علی صاحب کی عالمانہ تقریر ختم نبوۃ کے مضمون پر ہوئی۔ اس معزز بزرگ کو انٹروڈیوس کرتے ہوئے صاحب صدر جلسہ نے سامعین کو اس طرف توجہ دلائی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نعمتیں جو اس وقت ہم کو حاصل ہیں ان سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور منجملہ ان کے وہ امن ہے جو اس وقت **سلطنت برطانیہ** کے ذریعہ سے ہم کو حاصل ہے اور ہدایت پانے کی راہوں کو ڈھونڈنے میں ظاہری خطرات اور مشکلات باقی نہیں رہے لوگوں کو چاہیئے کہ پہلے ہمارے خیالات کو سُنیں اور غور کریں اور بعد میں فیصلہ کریں کہ وہ کیسے ہیں مگر جلدی سے فتویٰ لگانے میں تم جابر ہو جاؤ گے۔

حافظ صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا۔ ختم نبوت کے مسئلہ میں جو مشکلات لوگوں کے راہ میں ہیں۔ میں انہیں خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ہی حل کرونگا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ جس طرح پہلے زمانے میں خلفاء آتے رہے۔ اسی طرح اِس اُمت میں بھی آتے رہینگے۔ پس اگر پہلے خلفاء میں انبیاء ہوئے تو ضرور ہے کہ ان میں بھی نبی ہوں۔ اور اسی انعام کے پانے کے واسطے سُورۃ فاتحہ کی دُعا سکھلائی گئی۔ جس کی قبولیت میں نبی صدیق۔ اور شہید کا بننا پہلے سے وعدہ دیا گیا ہے آخر یا خاتم کے لفظ سے ٹھوکر نہیں کھانی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے کیا اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کی مسجد کے بعد کوئی مسجد دُنیا میں نہ بنائی جاوے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ دیگر جس قدر مساجد ہیں وہ سب اِس کے ماتحت ہیں اور تقوےٰ میں اس کے نمونے پر ہیں۔ اسی سے آخری نبی کا مطلب بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔

اجلاس دوم میں بعد تلاوۃ قرآن شریف و نظم دُرِّ ثمین جو منشی سربلند صاحب نے پڑھی۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں منقول و معقول ہر طرح سے وفاتِ مسیح کو ثابت کیا۔ فرمایا۔ وفاتِ مسیح کا ثابت کرنا نہ صرف حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے واسطے ضروری ہے بلکہ خود اسلام کی سچائی اور عقل و نقل کے مطابق یہی حق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ختم نبوت نے اگر نیا نبی آنے کی اجازت نہیں دی تو پُرانے نبی کے آنے کی اجازت بھی نہیں دی۔ مسیح کی زندگی وُہ شے ہے۔ جس سے عیسائی مُسلمانوں پر فتح پاتے ہیں۔ اِس مسئلہ پر غور کرنا نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت مسیح کی ۱۹۰۰ سال زندگی کہیں قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ ہاں مسیح کے نزول کا ذکر ہے۔ اسی نزول کے لفظ سے مسیح ناصری کی زندگی کا قیاس غلطی سے کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ اِس کے بالمقابل بہت سی ایسی احادیث ہیں جن سے وفاتِ مسیح ظاہر ہے۔ مُسلمانوں کے شامتِ اعمال نے اس زمانہ میں یہ صُورت مسئلہ کی اختیار کرلی تعجّب ہے کہ اس زمانہ کے مُسلمانوں کی غیرت نے اس امر کو قبول کرلیا کہ آنحضرت تو فوت ہو گئے۔ اور ایک اسرائیلی نبی آج تک زندہ چلا آتا ہے۔ وہ اُمّتِ محمدیّہ پر آکر حکومت کریگا۔

اس کے بعد آیات قرآنی و احادیث رسُول سے وفاتِ مسیح مفصل طور پر ثابت کیگئی اور دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس رات کو ۸ بجے بصدارت حضرت صاحبزادہ صاحب بشیرالدین محمود احمد صاحب شروع ہوا۔ اور بعد ایک نظم کے عاجز راقم نے ایک تقریر اسلام اور عیسائیت پر کی جس کی تمہید درج ذیل کی جاتی ہے:۔

ملتان کو خطاب

مُبارک ہو تجھے اے ملتان اور تو اس برکت سے فائدہ اُٹھا کہ آج مسیح موعود کے پانچ خادم جن میں سے ایک **ابن المسیح** ہے اور اس وفد کا امیر ہے۔ تجھ کو صدقِ دل سے و حقانی باتیں سنانے کے واسطے موجود ہیں۔ جن سے تیرا دل روشن و مُنوّر ہو۔ اور تو نیکی میں سرداری حاصل کرے۔ ان میں مبارک کہتا ہوں۔ پر برکت کا لینا یا اُس

اُسکے خلاف لعنت کا اُٹھانا تیرے اختیار میں ہے - اور میراجی چاہتاہے کہ تو برکت پائے - اس واسطے بھی کہ مجھے ملتان کے ساتھ کئی ایک تعلقات ہیں - انہیں سے ایک یہ ہے کہ میرے بزرگوں کے شجرہ نسب اور تاریخی حالات کی قلمی کتاب میں لکھا ہے - کہ سُلطان محمودؒ کے زمانہ میں جب وہ اہل ہند کو اسلام کی تلقین کرنے کے واسطے آئے تو پہلے انھوں نے اپنا مقام ملتان میں کیا - اور ایک مدت تک یہاں رہے - سو جس طرح وہ یہاں اسلام سکھانے کے واسطے آئے تھے - اسی طرح آج ہم بھی اسلام ہی سکھانے آئے ہیں - انہون نے تو ہندوؤں کو اسلام سکھایا - پر ہم نہ صرف ہندوؤں کو بلکہ عیسائیوں - آریوں اور خود مسلمانوںکو بھی اسلام سکھانے کے واسطے آئے ہیں - کیونکہ زمانہ نے مسلمانون کو اسلام بھُلا دیا ہے - اور مطابق حدیث نبوی اس صدی کا مجدد آچکا ہے تاکہ حقیقی اسلام مطابق سنت قدیمہ پھر لوگوں کو دکھا دے - سمجھا دے اور سعادتمندون کو اُسپر چلادے اور تو یہ نہ کہو کہ اس تاریکی کے زمانہ میں کوئی نورانی شخص ہدایت مخلوق کے واسطے نہیں آیا - اور جو آیا ہے وہ چور ہی ہے - کیونکہ اگر انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (ترجمہ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں) کا وعدہ سچا ہے - اور ضرور سچا ہے - تو اس اندھیری رات کا چوکیدار کہاں گیا - جبکہ دنیوی حکام اپنی رعایا کی حفاظت کے لئے رات کے وقت پہرہ دار کھڑا کرتی ہے - تو کیا آسمانی حکومت نے اس تاریکی میں جب کہ چاروں طرف سے چوروں کا خطرہ ہے - کوئی محافظ مقرر نہیں کیا -

آہ یہ قوم کی غفلت کہ وہ ایسے وقت میں اپنے خیرخواہ پہرہ دار کو ہی چور سمجھے اور دوسرا کوئی پہرہ دار بھی ہم کو لاکر نہ دکھا سکے -

شب تاریک و بیم دزد و قوم ما چنین غافل
کجا زین غم روم یارب نما خود دست قدرت را

اگر اس زمانہ کے محافظ و ناصر اسلام کا انکار کرنے کے سبب کوئی شہر جوابدہ ہوگا تو اے ملتان ہمارے پنجاب میں سے تو غالباً تو سب سے زیادہ ہوگا - کیونکہ ناصران دین محمدیؐ کا اور ان کے رفقاء کا ایک بڑا گروہ تیری زمین میں آرام کررہا ہے ، اور انہیں میں حضرت بہاؤ الحق علیہ الرحمۃ ہیں جو میرے بزرگوں کے مُرشد تھے - اور جن کا عطاء کردہ عصاء اور جھاڑو آج تک ہمارے گھر میں موجود ہے - اور یہ دوسرا امر ان تعلقات میں سے ہے جو مجھے اس شہر کے ساتھ ہیں یہ علمائے اُمت محمدؐ انبیائے بنی اسرائیل کی مانند سب زیر زمین آرام فرمارہے ہیں مگر ان کے مقبروں کے بلند گنبد شاید اسی واسطے کھڑے ہیں کہ تجھے یاد دلاتے رہیں کہ اُمت مرحومہ کسی زمانہ میں اولیاء اللہ سے خالی نہیں اور وہ اولیاء مختلف زمانون کی ضرورت کے مطابق مختلف ناموں سے موسوم کئے جاتے ہیں - صوفیاء کی کتابوں کو پڑھو اور دیکھو کہ کوئی آدم بنایا گیا کوئی نوح کوئی ابراہیم اور کوئی موسیٰ - اور اس زمانہ میں عیسائیون کے فتنے کے بڑھ جانے کے سبب خدا تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کے ایک فرد کو مسیح بنایا تاکہ نبوت محمدی کی شان دنیا پر ظاہر ہو - اور تو اِس بات کے پیچھے نہ پڑ - کہ مُلّان لوگ کیا کہتے ہیں - اگر مُلّانوں مین نقص نہ ہوتے - تو مجدد کے آنے کی ضرورت ہی کیوں ہوتی - اور اگر ان مین نقص ہیں تو ضرور ہے کہ وہ مجدد کی مخالفت کرین - کونسا ولی اللہ دنیا میں ایسا گذرا ہے - جسکی مخالفت اس کے وقت کے مُلّانون نے نہ کی ہو - یہاں کے مُلّانوں نے خاص وعظ لوگوں کو کیا ہے کہ احمدیوں کے جلسے میں نہ جاؤ مگر ان کی صداقت اِسی سے ظاہر ہے کہ کیا انھوں نے کبھی اس شہر میں آنے والے تھیٹر طلسے یا نقالوں کے تماشے سے یا رنڈیوں کا ناچ دیکھنے سے بھی منع کرنے کا اشتہار دیا - پھر کیا ان کی بہادری اِسی میں رہگئی ہے کہ لوگوں کو قرآن اور حدیث سُننے سے روکین ۔

سواے مُلتان ! تو بزرگون کا شہر ہے - اور کئی ایک خدارسیدہ لوگوں کا شہر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہی سبب ہے کہ اس زمانہ کے مجدد و مہدی مسیح موعود کو خواہ کسی سبب سے ایک دفعہ یہاں آنا پڑا - بلکہ اس کے خلیفہ اوّل کو بھی آنا پڑا - اور عجیب اتفاق ہے کہ ہردو کو ایک شہادت کے لئے یہاں آنا پڑا - جو بظاہر ایک ظاہری عدالت میں تھی - مگر در اصل تیرے لئے ایک بلکہ دو باطنی شہادتین تھیں کہ وعدے کا مسیح آگیا - تو اس کو دیکھ لے - اور اگر تو اس کے دیکھنے میں قاصر رہا ہے تو اس کے جانشین کو دیکھ - کیونکہ جس طرح نبی ایک آیتہ اللہ ہے اسی طرح نبی کا خلیفہ بھی اپنے وقت میں ایک آیتہ اللہ ہے - خود خدا اُسے بناتا ہے - اور وہ آپ ہی اُسے تمکین عطاء کرتا ہے اور اسکی خلافت کی قبولیت کے واسطے مومنون کے دلونمین القاء کرتا ہے - اور وُہ خود بخود بول اُٹھتے ہیں کہ ہمارے نبی کے بعد ہمارا امام اور سردار اور مطاع اور مہدی یہی ایک شخص ہے اور یہ ممکن ہے کہ کوئی نادان شخص اپنے خیال کے مطابق کسی دوسرے کو اُحق خلافت کے لائق یقین کرے جسے خود خدا نے خلیفہ نہیں بنادیا - لیکن پچھلی اور موجودہ تاریخ اِس امر کی گواہ ہے کہ لوگون کے خیالی ادعائی (سوائے کسی مجنون کے) خود دعویدار اور خواہش مند خلافت کے نہیں ہوتے - صرف انکے بظاہر نادان دوست اور در اصل دشمن ایسے خیالات کا اظہار کرتے کرتے مرجاتے ہیں اور مدعی غائب و گواہ حاضر والا معاملہ ان کا ہوتا ہے - ظاہر ہے کہ اِس وقت جماعت احمدیہ میں بہت سے افراد اور کئی ایک انجمنین ماشاء اللہ لایق اور مستعد اور خدمتگذار ہیں لیکن وہ سب حضرت خلیفۃ المسیح کی اسی طرح اطاعت کرنا اپنا فرض جانتے ہیں - جس طرح خود مسیح موعود کی اطاعت اور اسی میں ان کی سعادت اور کامیابی ہے اور خلیفۃ المسیح کے حکم اور اجازت کے بعد اون کا کام بدستور جاری ہے - جب وہ خود ایسے مطیع ہیں تو کسی دوسرے کا ان کے متعلق فرداً یا جماعتاً خیال خلافت سوائے ایک بیہودہ شرارت کے اور کیا معنے رکھ سکتا ہے - مومن اور پھر وہ جو خلیفہ ہو ایسا بزدل اور کمزور نہیں ہوسکتا کہ کسی فتنہ کے خوف سے سچائی کا اخفاء کرے ۔

سواے دانا انسان تو اِس نبوت اور خلافت سے پہلی نبوتون اور خلافتون کی تصدیق حاصل کر - تو نے ختم نبوت کے متعلق مولوی حافظ روشن علی صاحب کی لطیف تقریر کو سُنا ہی اور وفات مسیح پر قرآن و حدیث کے دلایل حضرت سید سرور شاہ صاحب سے سُنے ہیں اور کل مسیح موعود کی صداقت پر براہین نیرہ حضرت صاحبزادہ صاحب سنائیں گے - اور پھر شیر اسلام سید قاسم علی صاحب آریون کی تردید میں اپنی زبردست تقریر کرینگے - اور یہاں کے احمدی احباب* ہر وقت آپ کو صداقت سلسلہ کے متعلق کتابیں - رسالے اور اخبارین دکھانے کو تیار ہیں لیکن اس وقت میں اِس امر پر مامور ہوں کہ اس زمانہ مین جو قوم سب سے زیادہ بڑھ رہی ہے - یعنی مسیحی صاحبان - انکے دین کا ابطال بمقابلہ اسلام آپ صاحبان کے سامنے پیش کردوں۔

---

* شیخ صاجدین صاحب - مولوی بدرالدین صاحب - مولوی الٰہی بخش صاحب - بابو فخرالدین صاحب - میاں عبداللہ صاحب - میاں کریم بخش صاحب - منشی محمد عابد صاحب - میاں محمد زاہد صاحب - میاں محمد شریف صاحب - میاں محمد لطیف صاحب - میاں محمد بخش صاحب - میاں احمد بخش صاحب - میاں غلام قادر صاحب - میاں ولی محمد صاحب - میاں تھتو چوڑی گر - بابو عبدالغنی صاحب - بابو محمد اسمٰعیل صاحب - میاں الٰہی بخش صاحب - عبدالرحمان صاحب - میاں اللہ بخش صاحب ✦

۳۰۔ نومبر ۱۹۱۳ء

دوسرے دن پہلا اجلاس بصدارت عاجز راقم صبح دس بجے شروع ہُوا۔ اور حضرت صاجزادہ صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کو پیش کر کے اس کے دلائل بیان کئے۔ اس تقریر کا سامعین پر بہت نیک اثر ہوا۔ آپ نے فرمایا

"ہر ایک قوم یا ملک جس کی طرف کوئی نبی اور نذیر آیا وہ اسی قوم اور ملک کی حیثیت کے مطابق آیا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری قوموں اور سارے ملکوں کے واسطے آئے اسی سے آپ کی شان دوسروں کے مقابلہ میں نمایاں ہے۔ آنحضرت کے زمانے میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام قومیں بگڑی ہوئی تھیں۔ اخلاق نہایت گرے ہوئے تھے یورپ اور ایشیاء کے مورخوں نے اس بات کو قبول کیا ہے کہ سارا جہاں گری ہوئی حالت میں تھا ایسے مریض کے علاج کے واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے تھے مگر مرض نہایت سخت تھا۔ اِس واسطے طبیب بھی سب سے اعلیٰ بھیجا گیا۔ آنحضرۃ کی شان اور عظمت بر نگاہ رکھنے سے ہم اپنے تمام اختلافات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ہر ایک امر کو آنحضرت کے سامنے رکھ دیا جائے اگر وہ امر ایسا ہے جس سے آنحضرت کی تعظیم و تکریم ہوتی ہے تو ہم اُسے خوشی سے مان لیں گے اور قبول کر لینگے۔ اور اگر اس امر سے آنحضرت کی ہتک ظاہر ہوتی ہے تو ہم اُسے چھوڑ دینگے اور اُس سے نفرت کرینگے۔ اسی محک پر مسلمان آپس کے تمام جھگڑے آسانی سے طے کر سکتے ہیں۔

اِس اصل کو مدنظر رکھ کر اول اس امر پر غور کرو کہ کیا آنحضرۃ کے بعد کسی کے آنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ جب باغ لگایا گیا تو اس کے محافظ بھی ہونے چاہئیں۔ مگر آنحضرت صلعم کے باغ کے پاسبان کون ہوں؟ کیا مولوی لوگ جو خود خدا رسیدہ نہ ہوں اور جن پر خود اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی کبھی نازل نہ ہوئی ہو یا کوئی ایسا شخص ہو جو یہ کہہ سکے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور وحی الٰہی کے نزول کا خود تجربہ کار ہوں۔ اِس واسطے کلام پاک کی حفاظت کرنیوالا ہوں۔ خدا آسمان سے پانی بھیجتا ہے۔ انسان اُسے خراب کرتا ہے اور گندا کرتا ہے تو وہی پانی پھر آسمان سے آتا ہے تب ہم زندہ رہ سکتے ہیں اسی طرح اسلام کی حفاظت کے واسطے بھی ضروری ہے۔ کہ بار بار آسمان سے ہی کوئی آوے جو شریعتِ اسلام کی حفاظت کرتا رہے۔ گلستان میں ایسے پاکباز لوگوں کے بہت سے نمونے قائم ہیں یہ لوگ مولوی نہ تھے بلکہ خدا کی طرف سے آئے تھے اِس واسطے وُہ اسلام کے پھیلانے میں کامیاب ہوئے۔ پر مولوی لوگ یہ کام نہ کر سکے۔ دُنیا میں نور کس نے پھیلایا۔ مولویوں نے یا اولیاء اللہ نے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ ضرورت اولیاء اللہ کے ظہور کی ہے نہ کہ مولوی صاحبان کی۔ اب رہا یہ امر کہ آنے والا باہر سے آوے یا خود مسلمانوں میں سے صدہا اولیاء جو آئے وہ سب مانے جاتے ہیں کہ اِسی زمین میں سے اور اُمت محمدیہ میں سے آئے لیکن ایک آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ باہر سے اور آسمان سے آوے گا اس کا نام مسیح ہے۔ اِس مسئلہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے دربار میں پیش کرو کہ کس عقیدہ میں آنحضرت صلعم کی عزت ہے۔ آیا اس میں کہ مسیح آپ کی اُمت میں سے ہو اور دیگر اولیائے اُمت مرحومہ کی طرح پیدا ہو یا باہر سے کوئی اسرائیلی نبی آسمان سے نازل ہو۔ حالانکہ اُمت مرحومہ کا کوئی فرد آسمان سے نہیں آیا۔ اگر آنحضرت صلعم سراج منیر ہیں اور ضرور ہیں تو پھر کیا مسیح کا لیمپ آپ سے زیادہ روشن ہے۔ جو آنحضرۃ کی اُمت کو منور کرنے کے واسطے وہاں سے روشنی مانگنی پڑی۔ ظاہر ہے کہ ایسا عقیدہ آنحضرت صلعم کی ہتک کرتا ہے نہ کہ عزت۔

ایسا ہی آنحضرت کے بعد کسی نبی کا آنا۔ سو غور کرو۔ نبی تو معلم ہے۔ کیا وہ معلم بڑا ہے۔ جس کی تعلیم سے کوئی نبی نہ بن سکا یا وہ بڑا ہے جس کی تعلیم سے نبی بنگئے کیا موسیٰ کی شریعت پر چل کر کوئی ولایت کے درجے سے آگے نہ بڑھا؟ اگر یہ حال ہو تو پھر اُمت مرحومہ پر فخر کس طرح ہو سکتا ہے۔ سوچو کہ کس بات میں آنحضرت صلعم کی عزت ہے اور کس بات میں ہتک ہے وُہ بات اختیار کرو جس میں عزت ہو۔ کیا شہنشاہ بڑا ہے جس کے ماتحت اور بھی شاہ ہوں یا وہ بڑا ہے جو صرف شاہ ہی ہو۔ ماتحت کی عزت سے افسر کی عزت ہے۔ ایسا ہی صدی کا سرا تو گذر گیا۔ کیا آنحضرت کی عزت اس بات میں ہے کہ آپ کی حدیث کے مطابق صدی کے سر کا مجدد آگیا یا اس میں کوئی مجدد نہیں آیا اور نعوذ باللہ حدیث غلط ہوئی۔ خود غور کر لو۔ پھر مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت کو بھی اِسی اصل پر پرکھو۔ آنحضرت صلعم کی سچائی کی خود خداوند پاک نے ایک دلیل دی ہے کہ اگر یہ جھوٹا ہوتا تو اس کی رگِ جان کاٹی جاتی آنحضرۃ نے ۲۳ سال وحی الٰہی کی اشاعت کی۔ اور وفات طبعی سے آپ کا وصال ہُوا۔ اور یہی حال مرزا صاحب کا بھی ہُوا۔ مرزا صاحب نے ۲۵ سال کی مہلت پائی بلکہ اس سے زیادہ۔ قرآن شریف کا معجزہ پیش کیا گیا تھا کہ اس جیسی کوئی کتاب لکھ لائے۔ حضرۃ مرزا صاحب نے بھی اپنی کتابوں کے ساتھ انعام شائع کیا کہ کوئی ایسی کتاب لکھ لائے۔ پر کوئی نہ لکھ سکا۔

اِس کے بعد حضرت مرزا صاحب کے معجزات اور پیشگوئیاں چند ایک بطور نمونہ کے سُنائی گئیں۔

اخیر میں صاجزادہ صاحب نے فرمایا کہ اب نجات اِسی میں ہے کہ تم خدا کے فرستادہ مسیح اور مہدی کو قبول کرو اور فرمایا کہ لوگ ہم سے نفرت کرتے تھے اور مُلّانوں کے کہنے پر لگ کر ہماری تقریروں میں نہیں آتے مگر مُلّاں لوگ یاد رکھیں کہ ہم تو شکاری ہیں اور اپنا شکار ضرور لے کر جائینگے۔"

صاجزادہ صاحب کی تقریر کے بعد ۱۳۔ اشخاص نے درخواست بیعت کی[1]۔

آخری اجلاس میں میر قاسم علی صاحب نے آریہ مت کی تردید کی اور دکھایا کہ عملی طور پر قابلِ عمل کوئی مذہب ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ فرمایا:۔

"سب سے اول یہ دیکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات کے متعلق کونسا مذہب قابل قبولیت ہے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ قادر مطلق۔ تمام عیبوں سے پاک۔ تمام صفات حمیدہ سے متصف۔ ہمارا مالک ہے۔ بالمقابل آریہ صاحبان فرماتے ہیں کہ وہ بغیر اسباب اور مادے اور رُوح کے کچھ بنا نہیں سکتا نہ وہ رُوح اور مادہ کا خالق ہے مگر ہم کہتے ہیں جب خالق نہیں تو مالک کس طرح ہُوا۔ آریہ صاحب فرماتے ہیں کہ پرمیشر گناہ بخش نہیں سکتا۔ صرف سزا دے سکتا ہے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ خدا تعالےٰ سزا بھی دیتا ہے۔ بخشتا بھی ہے، وہ مالک ہے اور قادر ہے۔ پھر آریہ صاحب فرماتے ہیں کہ تناسخ کا مسئلہ نہایت زبردست ہے۔ حالانکہ اس کی بنا صرف اِسبات پر ہے کہ رُوحوں کی تعداد محدود ہے۔ اگر ان سب کو نجات ہو جائے تو رُوحوں کا ڈبہ خالی ہو جاویگا۔ اور نئی رُوح پرمیشر بنا نہیں سکتا۔ اِسواسطے ماننا پڑا کہ کیڑے مکوڑے۔ درخت۔ مچھر۔ مکھی۔ سب تناسخ کے چکر کا نتیجہ

---

[1] نئے بیعت کنندوں کے نام یہ ہیں:۔ (۱) جلال الدین پسر محمد عظیم (۲) احمد بخش پسر بہادر (۳) غلام حسن خاں ولد نور خان (۴) شیر محمد ولد کوڈو خاں (۵) احمد خاں ولد عبد الکریم (۶) محمود خان ولد محمد خاں (۷) اہلیہ غلام قادر صاحب (۸) علی محمد ترکھان (۹) کریم بخش ولد احمد بخش (۱۰) حکیم محمد سلطان (۱۱) محمد بخش عبد اللہ (۱۲) امام الدین (۱۳) علی محمد ولد پیر بخش

ہے۔ اب سوچنا چاہیئے کہ جب صرف تین شے انلی ابدی ہیں پرمیشر، رُوح اور مادہ تو پرمیشر نے رُوح اور مادہ کو لے کر کیا بنایا۔ جو کچھ بھی بنایا وہ کس کے اعمال کا نتیجہ تھا۔ موجودہ سزایافتہ اگر کسی سزا کے سبب جانور بنائے جاتے ہیں تو کیا سبب ہے کہ انسان ان جانوروں کو مثلاً ذبح کر کے قید سے رہا کرا دیتا ہے۔

اس تقریر کے بعد اللہ تعالےٰ کے حمد و شکر اور گورنمنٹ اور سامعین اور برادران احمدیہ کے شکریہ کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہؤا۔ سامعین کی تعداد چار سو سے آٹھ سو تک ہوتی رہی اور شہر میں ایک چرچا سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ہو گیا۔

ایک عربیہ کی شہادت

شہر مُلتان میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ایک صاحب عبدالعزیز نام ساکن اوچ شریف نے اپنا ایک واقعہ سُنایا کہ:-

" میری ماں ملک عرب کی رہنے والی لکھی پڑھی خاتون ہے میں نے جب ایک احمدی مولویصاحب کے وعظ میں کسی جگہ یہ سُنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور آنے والے مسیح اسی اُمت محمدیہ میں سے ہیں تو میں اپنی ماں کے پاس گیا اور اس سے میں نے ذکر کیا کہ ہم پہلے سب مولویوں سے یہ سُنتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور دوبارہ آئیں گے۔ لیکن آج ایک مولوی نے اس کے برخلاف یہ بات سُنائی ہے۔"

تب میری ماں نے اس سارے قصّہ کو سُن کر کہا کہ سچ یہی ہے جو آج تو نے سُنا۔ اس واعظ کی بات کو قبول کرو۔ کیونکہ وہ مطابق کلام خدا ہے۔

مُلتان کے رئیس اعظم جناب خان بہادر مخدوم حسین بخش صاحب کا شکریہ بھی ضروری ہے۔ جنھوں نے اپنی رئیسانہ عظمت کے لحاظ سے قادیان کے رئیس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی مع اون کے رفقا کے دعوت کی۔ اور خود جلسہ میں بھی تشریف لا کر ہم سب کو ممنون فرمایا۔

بالآخر۔ میں احباب احمدیہ مُلتان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکی سعی کو قبول فرما دے اور انکو جزائے خیر دے اور دینی دنیوی حسنات سے مالامال کرے کہ باوجود ایک تھوڑی سی تعداد میں ہونے کے اُنھوں نے وسعت حوصلہ سے کام لیا اور بہت سا خرچ اٹھا کر جلسہ کیا جس سے مُلتان اور اُس کے علاقہ میں سلسلہ حقہ کی عظمت کا ایک اثر لوگوں کے دلوں پر ہؤا۔ بہت سے دل حق کی قبولیت کے لئے طیار ہوئے۔ اکثر غلط فہمیاں دُور ہوئیں۔ اور کئی ایک داخل سلسلہ احمدیہ ہو کر رضائے الٰہی حاصل کرنیوالے ہوئے۔

شہیدِ وفا

کیا ہے خنجرِ بیداد سے خُونِ وفاداری
محبّت کی قبا پر خُوب فرمائی ہے گُلکاری

شہادت ذرّہ ذرّہ کربلا کی خاک کا دے گا
کہ پھلتی پھولتی ہے خون سے ایماں کی پھلواری

وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے چھینا گیا مجھ سے
نہ کچھ بھی کام آئی پہرہ داروں کی خبرداری

"لُٹا ہے دن دہاڑے قافلہ اربابِ اُلفت کا"
نئے سر سے ہوئی جاری وہی رسمِ ستمگاری

کیا ہے پُرزے پُرزے جیبِ داماں جوشِ وحشت نے
"مبارک ہو مرے دستِ جنوں کو سب یہ سیکاری"

ہمارے حصّے میں آئی وفاکیشی وفاکوشی
تمہارے واسطے ہے یہ جفا بافی جفاکاری

مجھے نیکی سکھاتی ہے گناہوں سے بچاتی ہے
الٰہی شانِ قہّاری - یہ تیری آن ستّاری

اِنہیں کانوں سے اکثر گالیاں بھی سننی پڑتی ہیں
سُنا کرتے تھے جن کانوں سے ہم باتیں تری پیاری

مقابل ہو کے مُنہ کی کھاؤ گے دوزخ میں جاؤ گے
اُسے طاقت بھی دیتا ہے جسے دیتا ہے سرداری

گرا بھی میں تو منہ کے بل گرا ہوں انکے پاؤں پر
دِکھا دی عالمِ مستی میں بھی میں نے یہ ہشیاری

یہاں وُہ آ نہیں سکتے وہاں میں جا نہیں سکتا
یہی حالت رہی چندے تو بس پھر ہو چکی یاری

جنابِ احمدِ مُرسل سے ہے نسبت غلامی کی
مجھے چھیڑو نہ تم لوگو کہ میں بندہ ہوں سرکاری

اُسے کہنا خدائی فوجدار اک فوجداری ہے
جو اپنے آپ سے بھی بیخبر رہتا ہو درباری

ہؤا ہوں قتل لیکن انکے پیارے پیارے ہاتھوں سے
نظر میں جن کی میری بیگناہی ہے گنہ گاری

شہیدِ ناز کی تُربت پہ دو پھول رکھ دینا
خدا داری چہ غم داری خداداری چہ غم داری

اِسی آبِ ہوا میں ابتدا سے پرورش پائی
محبّت جُرم ہے اکمل تو میں مُجرم ہوں اقراری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرض حسنہ کی ضرورت بضمانت جائداد غیر منقولہ

برادرانِ سلسلہ احمدیہ سے پوشیدہ نہ رہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت سے میری حالت اس طرح واقع ہوئی ہے کہ اسوقت اپنے علاوہ تین معصوم بچوں۔ ایک ناتوان بیوی۔ بوڑھے والدین اور ایک غریب بہن گویا آٹھ آدمیوں کے کُنبہ کی بظاہر ذمہ داری صرف میرے اُوپر ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی قدرت سے میں اور اس کُنبے کے بعض آدمی عموماً بیمار اور محتاجِ علاج رہتے ہیں۔ اندریں صورت اس کنبہ کی ادنیٰ گذران کے لئے (۳۰) روپے ماہوار آمدنی چاہیئے۔ ادھر مشیت ایزدی سے میری استعداد کا یہ حال کہ کل ماہواری آمدنی (۱۶) ہے۔ جو یہاں کی ایک اسلامی انجمن میں آنریری کام کرتا ہوں۔ تو اتنا الاؤنس مل جاتا ہے۔ پھر ان (۱۶) میں سے ایک دو روپیہ ماہوار خیراتی فنڈ دن یعنے جماعت کے چندوں اور علمی مشاغل کے لئے نکل جاتے ہیں باقی آٹھ نفوس کے لئے کل نو روپے ماہوار۔ اللہ کا رحم ہو۔ میں خود کو تو حضرت امام پاک کی برکت سے اس غریبی میں بھی شاہی میں پاتا ہوں مگر معصوم بچوں اور عاجز مستورات کو نان شبینہ اور دو کوڑی کے چراغ تک کے لئے محتاج دیکھ کر مجھ پر جو کچھ گذر رہی ہے۔ اس کی تفصیل میری عادت کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں ان ایک دو تحصیلوں کے باشندگان میں صرف فدوی ہی احمدیت کا نشان سمجھا جاتا ہے اور ڈر ہے کہ میری اس حالت زار کا منحوس نمونہ ظاہر پسند لوگوں کے لئے ابتلاء کا باعث نہ ہو۔

غرضیکہ اس امتحان سے مخلصی پانے کی ایک سبیل بظاہر سوجھی گئی ہے کہ میری موروثی مزروعہ اراضی مرہونہ کا اِتنا رقبہ ہے کہ جس کے صرف لگان سے میرے کنبہ کا گذارہ بخوبی چل سکتا ہے اور اس کے فک کرانے کے لئے مجھے اس وقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

لکھنؤ کے لئے نولکھا ہار

"مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر قادیان کی تقریر جو مفتی صاحب موصوف نے ۸- اکتوبر ۱۳ء کی شام کو جلسہ احمدیہ کی تقریب پر لکھنؤ کوٹھی امین الدولہ میں کی - اور احباب احمدیہ لکھنؤ نے چھپوا کر شہر مین تقسیم کی"

اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ کی حمد وثنا ہو جس نے اس مشتِ خاک کو اپنی معرفت اور دیدار کا فخر عطاء فرمایا اور محمدؐ سا انسان پیدا کر کے ہماری جنس و مرتبہ کو بڑھایا - فالحمد للہ نحمدہٗ و نصلے علےٰ رسولہ الامین و علےٰ آلہ و اصحابہ الطیبین ؎

امّا بعد - اے لکھنؤ - تو بادشاہون کا شہر ہے اور نوابون کی بستی ہے - تو نے بڑے بڑے جواہر اور موتی دیکھے - بیش بہا لعل اور ہیرے تیرے اندر بہت ہوئے - پر دیکھ کہ ایک فقیر نے ہان ایک غریب مسافر نے جو ساڑھے پانسو (۵۵۰) کوس کے فاصلہ سے اپنے معزز ہمراہیون[1] کے ساتھ یہان آیا ہے - تیرے لئے ایک ہار طیار کیا ہے جس مین وہ **موتی** پرو دئے گئے ہیں کہ جن کو تو دل کی محبت سے پہن لے تو کوئی چور نہین جو انکو چوری کر سکے اور کوئی ڈاکو نہین جو تجھ سے چھین سکے ؎

مینے اس میں **نو** (۹) موتی پرو دئے ہیں جس کا ہر ایک لاکھ سے زیادہ قیمت کا ہے - پر نام کے لئے میں اُسے نولکھا ہار ہی کہتا ہون اور اس کا ایک ایک موتی الگ الگ کر کے دکھاتا ہوں تو اسے دیکھ لے پرکھ لے اگر پسند آوے تو لے لے - قیمت اس کی یہ ہے کہ تو اسے پہن لے اور بس - میں تجھ سے کچھ نہیں چاہتا - اِنْ اَجرِیَ اِلّا علےٰ اللہ -

اور اگر تو پُوچھے کہ یہ موتی میں نے کہان سے جمع کئے تو میں اس کے بتانے مین بُخل نہیں رکھتا کہ یہ دُرِ ثمین اس کوہ خزائن اسرار سے ہی جمع کیے ہیں جس کی شان میں حضرت جری اللہ فے حلل انبیاء فرماتے ہیں ؎

اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی ٭ تو نورِ آن خدائی کین خلق آفریدہ

اس کانون کے سلسلہ میں جبل لقمان کی طرف جب میں متوجہ ہُوا تو وہان مجھے یہ حکمت کے موتی ملے - سو تو لے اور

(۱) شکریہ کے ساتھ لے کہ پہلا موتی ہی شکر کا ہے - حکمت یونانیان کو چھوڑ

[1] حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اوّل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ؎ حضرت مولوی میر قاسم علی صاحب شیر اسلام اڈیٹر اخبار الحق - دہلی ؎

اور فلسفۂ فرنگ کے پیچھے نہ دوڑ۔ فرنگی محل سے کیا حاصل آسمانی باتوں کو سُن۔ دیکھ حکیم ازل کیا فرماتا ہے۔ ولقد اٰتینا لقمٰن الحکمة ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ۔ ومن کفر فان اللہ غنی حمید۔ اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی وہ حکمت کیا تھی۔ یہی "**اللہ کا شکر کرو**" جو شکرگذار ہوگا اپنی ہی جان کا فایدہ کریگا اور جو ناشکرا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کا اس میں نقصان نہیں وہ تو بے پرواہ ہے اور تعریف کیا گیا ہے۔ سو پہلی نصیحت یہ ہے کہ شکرگذاری اختیار کرو۔ عطاء الٰہی کی بے قدری نہ کرو۔ بلکہ اُسے شکر کے ساتھ قبول کرو۔ شکر کے ساتھ نعمت بڑھتی ہے۔

ابی المکرم استاذی المعظم قدوۃ السالکین مسیح و مہدی کے جانشین حضرت مولوی نور الدین صاحب قدس سرہٗ بہت تاکید فرمایا کرتے ہیں کہ شکرگذاری کرو کہ شکر سے ہر نعمت بڑھتی ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم۔ قول رحمانی ہے جو دیا گیا اس پر شکر کرو تو اور زیادہ دیا جائیگا۔ شکر کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی نعمت کو دیکھکر دل اس کی محبت سے لبریز ہو جائے کہ پاک ہے تو اے رب میرے اور قدوس ہے تیری ذات کہ تو نے میرے لئے سورج بنایا کہ میرے دن کو روشن کرے۔ پر تو نے میری رات کو بھی اندھیرا نہ رہنے دیا کہ اس کے آجانے کے واسطے تو نے قمر کو منور کر دیا۔ جب تو نے میرے جسم کی راہنمائی کے واسطے اتنا بڑا سامان مہیا کیا تو میری روح تیرے انعامات سے کیونکر محروم رکھی جا سکتی تھی سو اس کی ہدایت کے واسطے تو نے سراج منیر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا۔ اور پھر اس روشنی کے منبع سے نہ صرف بہت سے اور ستارے منور ہو کر چمکے بلکہ چودھویں کا چاند **بدر منیر** بھی اسی سے روشن ہو کر اس شب تاریک میں راہنمائی کا باعث ہوا۔ سو اے مخاطب تو جاگ اور نیر عالم کے انعکاس کو شکرگذاری سے قبول کر اور اسکی قدر کر تاکہ اس کا بھیجنے والا تجھ پر خوش ہو اور تجھے سب نعمتوں سے مالا مال کر دے۔

اور اگر تو پوچھے کہ میں کیونکر پہچانوں کہ یہ وہی نور ہے جس کا مجھے انتظار تھا تو میں بتلاتا ہوں کہ تو اُسے اُسکے وقت سے پہچان۔ کیا یہ شب **شب چہاردہم** نہیں؟ اور اگر موسیٰؑ کی اُمت کو چودھویں صدی میں ایک مسیح دیا گیا تھا۔ تو کیا ضرور نہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت مرحومہ کو بھی اُسی وقت پر ایک مسیح دیا جائے۔ کیا لکھا نہ تھا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آئیگا۔ پھر اگر مرزا مجدد نہیں تو تو دکھلا کہ وہ مجدد کہاں ہے؟ ورنہ کیا تو دُنیا کے سامنے نعوذ باللہ یہ اقرار کریگا کہ ہمارے نبی کی بات اس زمانہ میں درست نہ ہوئی۔ پھر تو نور کو پہچان۔ اس روشنی سے جو اُس نے دنیا میں پھیلائی کیا اُس نے قبر مسیح پر روشنی ڈالکر دین عیسائی کا خاتمہ نہیں کر دیا۔ پھر کیا اُس نے مسائل نیوگ اور تناسخ اور خلق مادہ و روح وغیرہ پر روشنی ڈالکر مخلوق خدا کو ان کی اصلی حالت دکھلا نہیں دی۔ پھر کیا اُس نے معجزات و کرامات کی دوربین سے خدائے قادر کے وجود کا دیدار نہیں کرا دیا پس ہر ایک چیز اپنے نشانوں سے پہچانی جاتی ہے۔ اے مخاطب تو خدا کے فرستادے کو اس کے نشانوں سے شناخت کر۔ کیا ہندوؤں نے کلکی اوتار کے آنے کا یہی وقت قرار نہیں دیا اور کیا عیسائیوں نے کتابیں نہیں لکھیں کہ مسیح کے آنے کا وقت یہی ہے کیا حسینی برہمن گلی کوچے یہ نہیں خبر دیتے پھرتے کہ مہدی کے آنے کا یہی وقت ہے۔ پھر کیا تمام مذاہب کے ندا کنندے جھوٹے ہوگئے ایسا نہ کہو۔ انکار میں جلد بازی کرنا شریفوں کا کام نہیں اور راستبازوں کے قتل کے درپے ہونا تقویٰ کے خلاف ہے۔ یزید نے قتل حسین سے کیا لیا جو تم انکار مسیح سے کچھ حاصل کر لوگے۔ حالانکہ آنے والا وہ ہے جس کے منتظر خود حضرت امام بھی تھے ✣

(۲) دوسری بات جس کی میں تاکید کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم شرک سے بچو۔ شرک ایک بڑی تاریکی ہے بھاری ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں اس واسطے تم اس کی عبادت اور اس کی تعظیم میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ واذ قال لقمٰن لابنہ وھو یعظہ یٰبنی لا تشرک باللہ ط ان الشرک لظلم عظیم۔ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹے اللہ کا شریک نہ بنائیو۔ شرک بڑا ظلم ہے۔ ہمارے ہندو بھائیوں نے بہت اچھا کیا جو اون نیک مصلحین کو جنھوں نے اون کے ملک میں ملکی یا مذہبی اصلاحیں کیں اُن کی یادگاریں قائم کیں۔ جیسا کہ آجکل ملکہ اور شاہ ایڈورڈ اور شاہ جارج پنجم کی یادگاریں جابجا اون کے اسٹیچیو کھڑے کر دیئے گئے ہیں لیکن اگر آج کوئی ان بتوں کے آگے صبح کے وقت جا کر سر جھکائے لیکن حاکم وقت کے حکم کو نہ مانے تو وہ ہرگز سزا سے بچ نہ سکیگا۔ شاہ جارج جس وقت دربار دہلی میں تخت شاہی پر رونق افروز ہوئے اور نوابوں اور راجاؤں کو آپکے حضور میں حاضر ہو کر سلام کہنے کا حکم ہوا۔ اس

وقت کوئی راجہ صاحب حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ کی تصویر کے آگے سر جُھکانے لگ جاتے تو وہ جارج کے حضور میں کبھی مقبول نہ ہوتے۔ میں اس بحث کو نہیں چھیڑتا کہ کرشنا اور راما پُوجا کے لایق نہ تھے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ کرشنا اور راما تیچھے نہیں رہ گئے بلکہ اون کے بروز ہر زمانہ میں ہوتے ہیں اصل کو چھوڑ کر نقل کے پیچھے پڑنا کسی دانا کا کام نہیں ہوسکتا۔ کرشنا اور راما خود اپنے زمانہ میں بھی اون بزرگوں پر خوش نہ ہوئے جنھوں نے ان کی پُوجا کرنی چاہی بلکہ وہ اون پر خوش ہوئے جو ان کے طرفدار ہو کر دشٹوں اور شریروں کے قتل کرنے کے واسطے یدھ کرنے لگے۔

سوئم کبھی بُتوں اور تصویروں کے پیچھے نہ پڑو۔ گُڑیوں سے کھیلنا بچوں کا کام ہے تم اب بڑے ہو گئے داڑھی والے ہو گئے۔ پر یاد رکھو کہ بڑوں کو بچوں کے کام زیب نہیں دیتے۔ بزرگوں کی عزّت کرو کیونکہ جو بڑوں کی عزّت نہیں کرتا وہ چھوٹوں سے ذلیل ہوتا ہے لیکن ہر ایک کی عزت اس کے مرتبہ کے مطابق کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہاری عزت دہی کا محتاج نہیں لیکن وہ ایک غیور ذات ہے جو اس کی تعظیم کے لئے مقرر ہُوا وہ دوسرے کو نہ دو تاکہ تمہاری وفاداری کا ثبوت بیّن رہے۔ دیکھو سپاہی اور جرنیل کی ٹوپیاں ایک چھوٹے سے نشان سے پہچانی جاتی ہیں جو نشان جرنیل کی ٹوپی کے واسطے ہے وہ ذرا سا ہی کیوں نہ ہو اگر ایک سپاہی کی ٹوپی پر لگا دیا جاوے تو لگانے والا مُجرم قرار دیا جائے گا۔ سوئم تعظیم آلہی کا نشان انسان کو نہ دو۔ پتھر کا بُت بنا کر یا کسی قبر کے سامنے خواہ وہ قبر اصلی ہو یا **فرضی** اپنا سر نہ جھکاؤ اور سجدہ نہ کرو۔ کیونکہ خدا کے سوائے کوئی نہیں جس کے لئے ہم سجدہ کریں۔

غرض کسی قسم کا شرک نہ کرو کیونکہ شرک اللہ کو ناپسند ہے نہ کسی انسان کو یہ کہو کہ وہ کسی شے کا خالق ہے کیونکہ خالق کل شے ایک اللہ کی ذات ہے نہ کسی کو کہو کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور نہ کسی کو زندہ کرنے والا ہو کیونکہ حیّ و قیوم اس قدوس کی صفات ہیں۔

(۳) امر سوم۔ جس کی طرف توجہ ضروری ہے وُہ ہے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک۔ فرمایا:۔ ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ اُمّہ وھناً علےٰ وھنٍ وفصٰلہ فی عامین ان اشکرلی ولوالدیک الیّ المصیر ہمنے انسان کو وصیّت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے اسکی ماں تکلیف پر تکلیف کے ساتھ اُسے اُٹھاتی ہے اور دو۲ سال تک اُسے دُودھ پلاتی ہے۔ میرا شکر کرو اور والدین کا بھی شکر کرو۔ پھر میری طرف سب نے آنا ہے ماں باپ کے ادب اور ان کے ساتھ حسن سلوک اس کی اس زمانہ میں بہت ضرورت ہے۔ آج تو مدرسوں کے بچے بڑوں بوڑھوں پر بجز اعتراض کرنے اور ہنسی اُڑانے کے اور کچھ نہیں جانتے بالخصوص ماں کی عزّت بہت کم کی جاتی ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ عزت اور شکرگذاری کے لایق ہے اور اسی میں اشارہ ہے۔ کہ ہم اپنی گورنمنٹ کی وفاداری اور تابعداری کریں جنھوں نے مہربان والدین کی طرح ہمارے ملک کی تربیت کی۔ علم پڑھایا۔ ہُنر سکھایا۔ راستے صاف کئے اور ہر ایک امن اور آرام کی چیز پیدا کی۔ پس سلطنت برطانیہ بھی ہم پر مثل والدین کے ہے اور نیک بچّہ وہ ہے جو اپنے والدین کی عزّت اور ادب کا ہمیشہ لحاظ رکھے۔ ہاں اگر ہمارے والدین ہم کو خدا کا شریک بنانا سکھلائیں تو اسمیں ہم انکی تابعداری نہیں کرسکتے۔ **دین کو دنیا پر مقدّم رکھنا** ہمارا فرض ہے اسی واسطے اس زمانہ کے مقدس ریفارمر حضرت احمدؐ نے اپنے فیلوشپ (مُریدی) کی پہلی اور بڑی شرط یہی قرار دی ہے کہ اس کی جماعت کے لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں خدائی احکام پر چلنے میں فرق نہ آوے تو دنیوی سلطنتیں دنیوی سلاطین کو مبارک ہوں ہم کسی کے مخالف نہیں سب کے تابعدار ہیں۔

(۴) ان دینی معاملات میں ارشاد الٰہی ہے کہ:۔ واتّبع سبیل من اناب الیّ۔ اسکی راہ پر چلو جو میری طرف جھکا۔ اور یہ چوتھا موتی اس ہار کا ہے جو میں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سو دنیا میں نگاہ کرکے دیکھو کہ خدا کی طرف جھکنے والا کون ہے۔ سب نبی۔ رُسول۔ ولی۔ قطب۔ غوث۔ ربّانی لوگ رشی منی۔ دیوتے۔ دیویاں۔ یہاں وہاں جہاں کہیں ہوئے اور جو ہوئے سب اللہ کی طرف جھکنے والے تھے۔ ہم کسی کو بُرا نہیں کہتے بلکہ سب کی تعریف کرتے ہیں لیکن ہاں ہم کہتے ہیں اور بلند آواز سے پکار کر کہتے ہیں کہ وہ جو اُم القریٰ میں پیدا ہُوا وہ نبی اُمی اللہ کی محبت میں اور مخلوق کی خیر خواہی میں سب سے بڑھ کر ہُوا اور اسی واسطے وہ پاکوں کا سردار کہلایا۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ و عیسیٰ جو ایشیاء کے مغرب میں ہوئے۔ ایران میں زرتشت۔ و اہرمن اور ہند کے کرشنا و راما مہاراج اور بدھ دیو۔ جاپان کے کیفوسش اور لیوٹ سب ہم

کو پیارے ہین پر پیار دن کو حکم ہے۔ مان کی عزت کا۔ اسی لئے تو نبیون کا سردار ام کی طرف نسبت پانیوالا ہوا۔ اور اُمی کہلایا کیونکہ سب ملکون کی بولیان اُس کی بولی کی طرف رجوع کرتی ہوئی اُسے ام الالسنہ مانتی ہیں اور سب بستیان اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہوئی اس کی بستی کو اُم القرے کا خطاب دیتی ہیں اور یہی راز ختم نبوّت کا ہے۔ جو نکلا اس سے اور جو نکلیگا سو اس سے نکلیگا۔ تم اس کا انکار نہ کرو۔ کیونکہ اس مان کی عزت کون کرے گا جس کے نیچے تو بہت سے پرسب مرگئے۔ عزّت و خدمت تو اس کی ہے جس کی اولاد ہر وقت اس کی سیوا مین مصروف ہے۔ اس نبی امی کی رُوحانی اولاد ہمیشہ ہر زمانہ مین موجود ہے۔ وہ ابتر نہیں بلکہ ابتر اس کے دشمن ہیں تمہارے ہند مین بھی اس کے بہت سے فرزند ارجمند ہوئے۔ حضرت معین الدین اجمیری اور حضرت مجدّد الفثانی تو بہت مشہور ہین لیکن خود اس شہر مین حضرت میر ابو تراب حضرت شاہ ابوالفتح حضرت شاہ احمدؒ شہید۔ حضرت اعلےٰ جاہ۔ حضرت سیّد دوست محمدؒ۔ حضرت خواجہ حیات الجسد۔ حضرت شیخ محمدؒ صادق عاشق الوحدیت و دیگر بزرگ گذر چکے ہیں۔ اور اس نبی اُمّی کا رُوحانی فرزند وہ ہے جس نے تمہارے زمانہ میں مطابق ضرورت زمانہ مسیح مہدی اور کرشن کا خطاب پایا۔ کیونکہ اس زمانہ میں تمام قوموں میں فساد برپا ہوگیا ہے اور سب کی اصلاح کے واسطے خدا تعالیٰ نے ایک ہی کو بھیجا ہے۔ وہ اہل اسلام کے واسطے مہدی نصاریٰ کیواسطے مسیح اور اہل ہند کے واسطے کرشن ہے تاکہ تمام قومیں اپنے اختلافات کو مٹاکر ایک ہو جاویں اور سب ایک بندۂ خدا کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو جاوین *

آج اِس زمانہ مین اہل ہند اتفاق اتفاق پر بڑے لیکچر دیتے ہیں اور لمبے مضامین چھاپتے ہیں مگر ان کے درمیان اتفاق نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اتفاق کی اس راہ کو اختیار نہ کریں جو خدا تعالیٰ نے آسمان سے ان کے واسطے مقرر کردی ہے اور وہ یہ ہے کہ سب ہندو مسلمان اور عیسائی اس ایک مامور کو قبول کرین جو ان سب کے واسطے بھیجا گیا۔ بغیر اس کے سب لیگیں لاشے ہیں اور سب کانگرسین ہیچ ہیں اور اِس بات سے تعجب نہ کرو کہ ایک آدمی کیونکر سب کے واسطے کافی ہو سکتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں مشرق و مغرب کا مِل جانا۔ ریل۔ تار۔ جہاز اور ڈاک کے ذریعہ سے ساری زمین کا ایک ہی بڑا شہر بنجانا اِس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اس وقت سب کا دینی مُصلح ایک ہونا چاہیئے۔ اور اس کی بڑی علامت یہی ہے کہ من اناب الی کی شرط کو وہ پورا کرتا ہے۔ سب کو خدا کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔ زبردست نشانون کے ساتھ خدا کی ہستی کو منواتا ہے اور اسی بات کی اس زمانہ میں سب سے بڑی ضرورت ہے۔ سو اُس نے اپنا کام پورا کیا۔ اور آج خدا نے **نورُ الدّین** کو اس کا جانشین بنایا جس کی ساری زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پاک قول کی تصدیق میں گذری کہ خیرکم من تعلم القرآن و علمہ۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا خدا نے اُسے مسیح کا جانشین بناکر اس مسئلہ کو بھی حل کر دیا کہ انبیاء کے جانشین بھی وہ آپ ہی بنایا کرتا ہے نہ اس کی فکر خود نبی کرتے ہیں اور نہ اس کے پیچھے کوئی۔ بلکہ انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ۔ انّ کا استمرار شاہد ہے کہ خدا ہی ہمیشہ خلیفے بنایا کرتا ہے۔ سو تم ظاہری اور باطنی والدین کی عزت کرو تاکہ تم برکات پاؤ۔ دنیوی معاملات مین والدین اور حاکم وقت کی اطاعت کرو کہ وہ بھی بمنزلہ والدین کے ہے۔ پر دینی معاملات میں اس کی طرف جھکو جو خدا کی طرف جھک گیا۔ اور اس کا نمونہ تمہارے سامنے اس زمانہ میں اس سلسلہ کے بانی نے دکھا دیا جس کا مقام نزول آج سے تیرہ سو سال قبل کدعہ کے نام سے پکارا گیا تھا۔ پر آج اُسے قادیان کے نام سے چار دانگ عالم مین شہرت ہے۔ اُسکی انابت الی اللہ اسکی جماعت کی حالت سے دیکھ کیونکہ لکھا ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس پانچ لاکھ کی جماعت مین بمقابلہ دیگر جماعتون کے فیصدی کس قدر زیادہ متقی صالح عابد۔ زاہد۔ عالم نیکوکار پائے جاتے ہیں۔ پس اسی سے ثابت ہوگا کہ اللہ کیطرف جھکنے والا کون ہے وہی جس نے ایک بڑی جماعت کو اللہ کی طرف جھکا دیا۔ اپنے ہی شہر مین کبیرالدین احمدؒ کو دیکھ کہ للہی خدمات میں کس طرح وہ اور اس کا بھائی

لہ لکھنو میں اس وقت دیگر احمدی برادران مفصلہ ذیل ہیں ۱۔ میان امیرالدین احمد صاحب۔ میان جلال الدین احمد صاحب۔ میان محمد حسن احمد صاحب منشی خیرالدین صاحب شیخ فرمان علی صاحب انجنیئر۔ عزیز فصیح الدین احمد صاحب۔ عبدالمغنی صاحب مولوی محمد عثمان صاحب قریشی۔ بابو معراج الدین صاحب۔ میان قطب الدین صاحب مولوی عبدالعزیز صاحب۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب۔ ڈاکٹر لعل محمد صاحب جو اپنے وطن سے بسبب آزار دہی مخالفان ہجرت کرکے یہان آگئے ہیں) *

حسام الدین دن رات مصروف ہیں ؎

(۵) پانچوان موتی اس لڑی کا نماز ہے. عبادت الٰہی ہے - عاجزی کے ساتھ اللہ کے حضور میں کھڑا ہوجا - اُسی سے مانگ جو کچھ تو نے مانگنا ہے کیونکہ جو وہ دیتا ہے اُسے کوئی چھین نہیں سکتا - اور جو وہ نہیں دیتا اُسے کوئی لے نہیں سکتا -
دُنیا روزے چند عاقبت کار باخداوند - اگر اسی دنیا مین تو اس عادت کو پختہ نہ کریگا کہ جناب الٰہی کے حضور میں حاضر ہوا کرے تو وہان جاکر بہت دقت ہوگی - سو تو دن میں پانچ بار اس حاضری کو ادا کرتا کہ تو اس دربار سے مانوس ہوجائے - بے اُنس کے تو کسی کے گھر میں داخل ہونا بھی منع ہے جو طالب علم غیر حاضر رہے اُس کا نام بھی مدرسہ سے آخر خارج ہوجاتا ہے - اور جو مدرسہ سے خارج ہوا وہ جنگلون مین آوارہ پھریگا - جہان درندے کاٹ کھائینگے - سو تو اپنی حاضری کو پختہ کرتا کہ امتحان کے وقت تو کامیابی حاصل کرے - اسی واسطے لقمان نے بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ یٰبنی اقم الصّلوٰۃ -

(۶) اور پھر آگے فرمایا - وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علےٰ ما اصابک ان ذٰلک من عزم الامور - یہ اس قیمتی ہار کا چھٹا موتی ہے اور افسوس ہے کہ یہ خوبی اس زمانہ میں لوگون کے درمیان سے اُٹھ گئی ہے - لکھا ہے کہ وہ قوم تباہ نہیں ہوتی جس میں ایسے لوگ موجود رہیں جو دوسروں کو نیک کامون کے کرنے کی تحریک کرتے رہیں اور بدیون سے بچنے کی نصیحت کرتے رہیں اور اگر اس کام میں انکو کچھ تکلیف پہونچے تو بھی صبر سے برداشت کرین پر اپنے بھلے کام سے پیچھے نہ ہٹین کیونکہ **بد اپنی بدی کو نہین چھوڑتا تو نیک اپنی نیکی کو کیون چھوڑے** - لوگون کو اون کے بھلے کی سُنائے جاؤ وہ سُنین یا نہ سُنین - مانین یا نہ مانین تم اپنا کام کئے جاؤ - اسی حکم کے ماتحت ہم قادیان سے لکھنؤ آئے - اور یہان کچھ سُنانے کو کھڑے ہوگئے - اب کوئی آئے یا نہ آئے - سُنے یا نہ سُنے - ع

ہم اپنا فرض اے دوستو اب کر چکے ادا

آج مسلمان جو ادبار و ذلت مین پڑے ہوئے ہیں تو اُس کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ نہ تو وہ اندرونی اصلاح جرأت کے ساتھ کرتے ہیں - اور نہ بیرونی لوگون کو حق پہنچانے مین - ٹرکی اتنے عرصہ سے یورپ میں آباد ہے یورپ چھوڑ امریکہ والون نے ٹرکی میں اپنے مذہب کے مشن قائم کئے مگر وہ توحید جو ٹرکی کو خدا نے دی تھی اُسے اپنی ہمسایہ قومون تک پہچانے کے لئے ترکون نے ایک ذرہ بھر کوشش نہ کی - اُنھون نے کبھی بلغاریہ اور رومانیہ اور سرویا اور یونان کو اسلام کی خوبیون سے آگاہ نہ کیا - اور نہ انکوان کی غلطیوں پر آگاہ کیا - انہون نے اس بیش بہا موتی کو ضائع کیا اسواسطے وہ گھاٹے میں پڑ گئے -

ہان اُٹھو اور سچ کو دُنیا میں پھیلاؤ اور صبر و تحمّل کے ساتھ پھیلاؤ - دنیا پر ثابت کردو کہ اسلام سچا دین ہے خود سچے مسلم بنو اور دوسرون کو مسلمان بناؤ - تب تو تمہارا بچاؤ ہے ورنہ یہ ناؤ آج نہیں تو کل ڈوب جائیگی

(۷) ساتوان دانہ اس تسبیح کا یہ ہے کہ ولا تصعّر خدّک للنّاس و لا تمش فی الارض مرحًا ط ان اللّٰہ لا یحبّ کلّ مختالٍ فخور - لوگون کے سامنے اپنی گالین نہ پھلاؤ - اور اکڑتے ہوئے زمین پر نہ چلو - تحقیق اللہ تعالےٰ ہر ایک متکبّر اور اکڑ باز کو پسند نہین کرتا اس وقت دنیا مین ظاہری تہذیب تو بہت پھیلی ہوئی ہے مگر تھوڑے ہیں جو دل کی حلیمی اور نرمی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں دوسرونکو حقیر جاننا اور نفرت کی نگاہ سے دیکھنا عام ہو رہا ہے ہر ایک جو چند لفظ پڑھ لیتا ہے - خیال کرتا ہے کہ میں علامہ دہر ہوگیا - اور میرے برابر کا اب کوئی نہین انسان کو چاہیئے کہ خاکساری کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرے - حق کے مقابلہ میں کبھی ضد نہ کرے - حضرت مسیح موعود کو بھی لا تصعر خدک کا الہام اس وقت ہوا تھا جب کہ آپ اکیلے تھے اور آپکو یہ خبر دی گئی کہ دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور حضرت طبعاً خلوت پسند تھے جیسا کہ تمام انبیاء اور مامورین ہوا کرتے ہیں آپکو فرمایا گیا کہ لوگ تو بہت آئینگے - پر چاہیئے کہ تو اون کے اجتماع سے گھبرا نہ جائے سو یہ بات بھی پوری ہوئی - اور حضرت امام کی صداقت کا ایک نمایاں ثبوت اس سے ظاہر ہوا ؎

(۸) پھر حکم ہوتا ہے - واقصد فی مشیک - اپنی چال مین درمیانی راہ اختیار کر - ہر معاملہ میں افراط و تفریط سے بچ - نہ یہود کی طرح ایسے سخت دلی کے احکام لگا - جن سے دل سیاہ ہوجائے اور نہ ایسی نرم گفتگو کر جو صرف الفاظ تک محدود رہے اور کوئی اسپر عمل نہ کر سکے جیسا کہ یہ کہنا کہ جب کوئی تجھے مارنے لگے تو مار ہی کھاتا چلا جا - بلکہ دوسرون کی اصلاح کر اور اپنی بھی اصلاح کر - معافی سے اور انتقام سے جیسا موقعہ ہو - اصلاح کی طرف متوجہ رہ - پھر نہ ایسی فضولخرچی کر کہ تو خالی ہاتھ پشیمان ہوکر بیٹھ جائے - اور آیندہ نیکیون کے

کرنے کی طاقت بھی تجھ مین نہ رہے اور نہ ایسا اپنے ہاتھ کو بند کر کہ کسی کو کچھ دے ہی نہ سکے بلکہ اپنی اصلی ضرورتون کو پورا کر۔ اور جو اس سے زائد ہو اس سے دوسرون کی بھی دستگیری کر نہ تو عورت سے بالکل پرہیز کر کے خدا کے پیدا کردہ قوے کو باطل کر دے۔ اور نہ اس عیاشی مین پڑ کر بیگانی جگہون مین خراب ہوتا پھرے۔ نہ اتنا کھا کہ پیٹو بن جائے اور نہ اتنا بھوکا رہ کہ مرنے لگے بلکہ ایک مدت کھا اور پی۔ اور ایک وقت اللہ کے لئے بھوک اور پیاس کو برداشت کر نہ تو جسم کے کپڑے اتار کر ننگا ہو اور نہ ایسا لباس پہن جو دکھاوے کا ہو نہ تو دنیا کو بالکل ترک کر کے جنگل میں جا بیٹھ۔ اور نہ صرف دنیا کا بن جا بلکہ دین اور دنیا ہر دو کے حسنات حاصل کر جب تیرے کان میں آواز پڑے کہ کوئی داعی الی اللہ پیدا ہوا ہے تو نہ اسکے انکار میں جلدی کر اور نہ بے سمجھے سوچے اس کو مان لے بلکہ غور کر اور دعا کر اور اس کی آواز کو سن پھر اسے اچھا پائے تو ضد نہ کر اور مونگافیون کے پیچھے نہ پڑ بلکہ قرائن سے اسے پہچان اور قبول کر تا کہ ٹیڑھی راہ پر پڑ جانے سے تو بچ جائے ۞

(۹) نوان اور آخری حکم اس سلسلہ میں ہے۔ واغضض من صوتك ان انكر الاصوات لصوت الحمير۔ اور اپنی آواز کو نیچا کر۔ بہت بری آواز گدھے کی آواز ہے۔ یہ کونسی آواز ہے جس کے بلند کرنے سے منع کیا گیا۔ اللہ اکبر کی آواز سے نہین منادی کی آواز سے نہیں بلکہ اس آواز سے جو بے جا۔ بے وقت اور خلاف حکم خدا ہو۔ مبارک ہیں جو غض صوت رکھتے ہیں۔

یہ نو لعلہائے بے بہا کا نولکھا ہار حکمت لقمان کے خزانے سے طیار کر کے مینے اہل لکھنؤ کے سامنے تحفۃً پیش کیا اور صدق دل سے کیا ہے۔ اے لکھنؤ تم اسکو زیب تن کرو بلکہ زیب روح کرو۔ تاکہ تمہاری خوشنودی کا سامان ہاں انہی خوشنودی کا سامان پیدا ہو۔ صادق کی بات سچ مانو اور اس صادق کو قبول کرو جو مخبر صادق کی تصدیق میں خدا کے صادق کیطرف سے مبعوث کیا گیا ہے مجھے آج تئیس ۲۳ سال گذرتے ہیں کہ مینے حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور میں آج اس جگہ . . . اس بندہ خدا کے اعلے تقویٰ اعلیٰ طہارت دین اسلام کی محبت ملت محمدی کی نصرت کی گواہی تمہارے درمیان کھڑا دیتا ہون خدا اس کے ساتھ تھا۔ پہلی باتین جو مہدی و مسیح کے آنے کے متعلق تھین وہ سب اس کے زمانے میں پوری ہوئین۔ خود اس کے مونھ میں جو کلام خدا نے دیا وہ بھی پورا ہوا۔ اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے دلوںمین پاکیزگی اور نیکی پیدا ہوئی۔ پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ اس کا انکار کیا جائے۔ اعتراض تو کس پر نہیں ہوئے۔ کونسا نبی۔ رسول۔ ولی اور غوث لوگون کے اعتراض سے بچا سو تم اعتراضات کی طرف جلدی سے نہ دوڑو بلکہ اس کی خوبیون کو دیکھو۔ اس کے پھلون کیطرف نگاہ کرو۔ اس کی صحبت کے طفیل خدا تعالے نے ہمارے دلون سے دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کیا اور خدا کے پاک لوگوں کی زیارت کرائی نیک کامون کی توفیق دی۔ دعا اور عبادت مین لذت عطا کی۔ شیطان کو ہم سے ناامید کر دیا۔ سو تم بھی اسکو قبول کرو تاکہ برکت پاؤ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۞

محمد صادق عفے اللہ عنہ لکھنؤ - ۸ - نومبر ۱۳ء

لکھنؤ مین جلسہ احمدیہ جس خیر و خوبی اور امن سے ہوا۔ اس کے واسطے ہم خدا تعالیٰ کی حمد و شکر کے بعد اہل لکھنؤ کے سامعین اور حسن انتظام کے واسطے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

A. B. Fforde Esq. I.C.S.

اور ان کے ماتحت اہل کارون کے بہت ممنون ہیں اور ان کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں ۞

کبیر الدین احمد سکرٹری - جماعت احمدیہ لکھنؤ - واعظین جلسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کثیر رپورٹ کبیر

اے ہمارے قادر وقدیر رب العالمین تیری حمد کس زبان وقلم سے بجالاؤن تو وہ مولا کریم ہے جس نے بنی نوع انسان کو وہ قوت جاذبہ عطاء فرمائی جس سے قوائے خادمہ غذائے نافع کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور پھر تو نے اپنی حکمت بالغہ سے ایک اور قوت ماسکہ مرحمت فرمائی تا وہ غذا کو اساک کرے۔ جتبک کہ قوت مغیرہ اوسمین موثر نہ ہو۔ پھر تو نے قوت ہاضمہ مکرمت فرمائی تا وہ احالہ کرے اس شے کو جس کو جاذبہ نے جذب کیا ہے اور بسبب استحالہ کے اس کو مزاج صالح دیتی ہے ؞

اور اسی طرح تو نے ہمارے رُوحانی قصر کا بھی انتظام ہر ہزار میں پیغمبر بھیجکر فرمایا۔ اوّل ہزار میں حضرت ابوالبشر کو اِنّی جاعلٌ فی الارض خلیفہ کے خلعت سے مخلع فرمایا۔ اور دوسرے ہزار میں حضرت نوح شیخ المرسلین اور تیسرے ہزار مین حضرت ابراہیم علیہ البرکات۔ اور چوتھے ہزار مین حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ اور پانچوین ہزار میں حضرت سلیمان اور چھٹے ہزار مین حضرت عیسیٰ اور ساتوین ہزار مین جناب تقدس رسالتمآب سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا وہادینا محبوب رب العالمین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ ان الدنیا جمعه من جمع الاٰخرة سبعة الاف سنة وقد معنى سنه الاف ومائة ولياتين من عليها مبون وعلےٰ راس كل مائة من يبعث من نبينا يظهر صاحب علم يرفع اعلام العلم ۔۔۔ ۔۔ یعنی یہ کہ دنیا ایک جمعہ ہے آخرت کے جمعون سے۔ سات ہزار برس۔ چھٹا ہزار اور ایک برس اسمین سے گذر چکے اور تحقیق آوینگے اس سینکڑے پر اور سینکڑے اور ہمارے زمانہ بعثت سے ہر سینکڑے کے آغاز میں ایک صاحب علم کہ بلند کریگا جھنڈے دین کے ؞

اس مختصر تمہید کے بعد ہم **لکھنؤ** کو بشارت سناتے مین کہ وہ مہدی اور وہ مسیح کہ جس کے ہم مدت سے بمصداق فیکم وامامکم منکم کے منتظر تھے (بخاری) قادیان میں آگیا اور اُس نے تمام ادیان باطلہ کو آسمانی براہین داد کر مجروح وسکت کر دیا۔ خنزیر کو قتل کیا اور صلیب کو توڑا۔ ہان درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ حامیان وموافق کی آنکھون نے اس جری اللہ کے رُوحانی بیٹون کو بھی دیکھ لیا۔ جو حسب تعلیم پیغمبری اقم الصلوٰة وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علےٰ ما اصابك ان ذلك من عزم الامور (سورہ لقمان) اس فرمان عظیم کو پہنچانے آئے جن کے دیدار سے آنکھیں منور اور سیرت سے دل شاد ہوگئے۔ ان کے لباس بھی ابنائے چشم عالم میں نظیر ہوگئے جہان اون کے اندرونی قویٰ پاکیزہ وروشن تھے وہان انکی ظاہری صورتین بھی **بدر** کامل کی طرح زیبندہ وتابندہ تھیں اور ہان اسی طرح علوم مین بھی وہ کامل واقفیت رکھنے والے تھے ؞

افسوس کہ فرنگی محل اور ندوة العلماء باوجود مخزن علوم ہونے کے بیکار سے بیکار ہے (حالانکہ اس عاجز نے تمامی علماء لکھنؤ کو بذریعہ خطوط کے دعوت کی) کہ آؤ اور دیکھو کہ ماہرین کلام ہونے کا فخر کس کو ہے۔ شعر

بام پر آپ ہیں اور چاند بھی ہے پیش نظر ؞ جس کے موکھ پر نہ ہو دھبا مہ کامل ہے وہی

کوئی ایک بھی ایسا فرد نہ پیش کر سکے کہ جو **میرے لنگار** یحنا مفتی محمد صادق کی مانند عربی اور عبرانی اور کلدانی اور سُریانی کے ماہر ہونے کے علاوہ انگریزی میں بھی ماہر ہو۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھاکر سچ سچ کہتا ہون کہ میرا دلربا مفتی جہان عالم ہے وہان عابد وحلیم وسخی بھی ہے وہ اپنے دشمنون کا بھی خیرخواہ ہے جیسا کہ وہ اپنے دوستون کا محب ہے جسکی ایک ادنیٰ دریا دلی کا ذرہ بے بہا یہ ہے کہ اوسنے لکھنؤ کو دیدہ ور وجوہر شناس خیال کرکے **نو لکھا ہار** اُسکی نظر گذراننے کو تیار کیا۔ اُس ہار مین اس شیدائے رسول نے **نو** ۹ جواہر ایسے بیش قیمت مسمط کئے کہ جن کی تاب کے آگے ؞

ہیرا۔ پنا۔ مرجان۔ الماس۔ یاقوت۔ زبرجد۔ نیلم۔ پکھراج۔ فیروزہ۔ مونگا۔ افرنجش۔ باہت۔ لہسنیہ۔ تدمر۔ سنگار۔ جزع۔ حجر الباہ۔ ساہور۔ مرافہ۔ رفتی۔ مانوس۔ سیناچ۔ طاردالتوم۔ عقیق۔ کٹھو۔ پتونیان۔ رتک۔ عطاس۔ فرطاسیا۔ فروس۔ فہار۔ قراطیر۔ لاجورد۔ ماردن۔ نوبی۔ مرقشیشا۔ لہسینا۔ یشب۔ سنگ ستارہ۔ سنگ عیسیٰ وغیرہ بے آبرو ہیں ؞

پھر میر قاسم علی صاحب خالد ثانی شیر اسلامی کمر ادھٹا تا دیا ندمت کھنڈن سبھا ءے نے مسئلہ تناسخ کی جو آریون کا ساختہ وپرداختہ ہے اس نئی وضع سے تردید کی کہ جس کو آجتک کسی کے گوش وہوش نے نہین سُنا ؞

اسی طرح سید مولوی سرور شاہ صاحب نے وفات مسیحؑ کو اس خیر وخوبی کے ساتھ پیش کیا کہ ناچار غیر احمدیوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کے جنازہ کو لیکر زمین تک نظر کو دوڑانا پڑا۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک ؞

جس طرح کہ مسیح بن مریم کے انطاکیہ مین تین رسولون سے بنائے صداقت قائم فرمائی

تھی۔ اسی طرح مسیح موعود کو بھی اون تین ہی فرستادون کے بمصداق آیۃ فعززنا بثالث سے کمک پہونچاکر بنائے صداقت کو از سرِ نو دیارِ لکھنؤ مین قائم۔ والسلام

نوٹ:۔ ناظرین بدر منتظر رہیں کہ لکھنؤ میں ایک عظیم الشان جلسہ احمدی اور غیر احمدی ملکر کرنے والے ہیں اور بہت سے لایق غیر احمدی اکابر لکھنؤ قادیان سے خوش و راضی ہیں ؛

خاکسار رکین الدین احمد۔ اکبرآبادی سکرٹری انجمن احمدیہ بشیرت گنج لکھنؤ ۱۳۳۱ھ

ناظرین کے معلومات مین ترقی کے لئے اسجگہ ہم وہ شرائط بھی لکھ دیتے ہین جو سلسلہ احمدیہ مین داخل ہونے کے واسطے ضروری ہیں:-

دس شرائط بیعت

اوّل - یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ اینده اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ؛

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ؛

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ؛

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ؛

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالتمین راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین ہر وقت طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںھ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ؛

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا؛

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ؛

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ؛

نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائے گا ؛

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقدہ اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفےٰ ما را امام و مقتدا
اندرین دین آمده از مادریم — هم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ هست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مهرِ او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواهد شدن
هست او خیر الرسل خیر الانام — هر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم هر آبے کہ هست — زو شده سیراب سیراب آنکہ هست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از همان جائے بود
ما ازو یابیم هر نور و کمال — وصلِ دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جانِ ماست — هرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک وز خبرهائے معاد — هرچہ گفت آن مرسلِ رب العباد
آن همہ از حضرتِ احدیت است — منکر آن مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او همہ حق اندر است — منکر آن موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر همہ از جان و دل ایمانِ ماست — هر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

نامردی کا علاج اور پچاس سالہ تجربہ

ٹانک پلز (مقوی باہ گولیان) نامردی اور سستی کے لئے خصوصاً اور دماغی و اعصابی کمزوریوں کے لئے معجزانہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین شہادت کے طور پر چند سارٹیفکیٹ جو حال ہی میں موصول ہوئے ہین ذیل مین درج کئے جاتے ہیں ؛ عالیجناب ڈاکٹر آلہی بخش صاحب پنشنر گریڈ سب اسسٹنٹ سرجن حال مقیم قادیان تحریر فرماتے ہیں ٹانک پلز آپکی تیار کی ہوئی میں نے استعمال کی ہیں۔ خون بڑھانے اور طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ اور قوت باہ و عصبی کمزوریوں کے لئے بہت مفید ہیں۔ بہت اعلی قسم کی گولیاں ہیں - ۳۰ - نومبر ۱۳ سنہ ۶ ؛ عالی جناب منشی عبد الحمید صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس حال مقیم اجرالی ضلع میرٹھ سے تحریر فرماتے ہیں ٹانک پلز جو آپنے مجھے بنا دی تھیں وہ مجھے دماغی اور اعصابی کمزوری کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئیں ۸ - دسمبر ۱۳ سنہ ۶ ؛ عالیجناب منشی نعمت اللہ خانصاحب انور تحریر فرماتے ہیں کہ قریباً پندرہ سال سے میری کمر اور شانوں کے درمیان درد تھا ٹانک پلز کے استعمال سے ایک ہفتہ میں

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اور اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفیدات" یہ سرمہ دھند - جالا - پڑوال - سبل اور سرخی - ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول عہ/ قسم دوم عہ/ قسم سوم عہ/ اصلی ممیرا قیمت عہ فی تولہ ؛

ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ جن کی آنکھیں موسم گرما میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے

سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے - مقوی جمیع اعضاء نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم - منفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و ریوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانۂ نخود ہمراہ شیر گاؤ بوقت صبح استعمال کریں - قسم اول عہ/ قسم دوم ۸/

المشتہر - احمد نور کابلی - مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید - یلو اکسائڈ والا - مقوی بصر - مفید ککرے غشاء - نزول الماء - قیمت فی تولہ .. .. .. عا/
سرمہ دافع پھولا فی ماشہ .. .. .. عہ/
سرمہ مجلی - مفید پڑوال دھند - سبل - بیاض چشم آب چشم فی تولہ عہ/
سرمہ ممیرا - مفید لبصر از ضعف پیری فی تولہ .. .. عہ/
سرمہ براق - سفید سلاق سرخی پلک .. .. .. عہ
حب حافظ الجنین - اکسیر الجنین - اٹھرا کو دور کرتی ہیں عہ/
حب مقوی باہ ممسک ۴ درجن .. .. .. عہ/
دوائی بواسیر خونی - ۳۲ - خوراک .. .. .. عہ/
دوائی مقوی حافظہ - دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب تولہ عہ/
حب مقوی باہ - سریع الاثر ۲ درجن ۱۲/
دوائی مقوی باہ - مقوی معدہ و جگر ۲۸ - خوراک عہ/

ق - د - معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان ؛

آزمودہ مفید و بے نظیر دوائین

اکسیر سوزاک آزمالو تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوشخبری - اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر ہی بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوجائیگی - آزمالو قیمت عا/

کشتہ یشب مرکب - ضعف دل - دل کا دھڑکنا - کمی خون یرقان - ان امراض کے لئے مسیحائی اثر رکھتا ہے ۲۴ خوراک عہ/

معجون چاندنی - اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے - امساک صد درجہ کا ہوگا - مفرح دل قیمت ایک تولہ عہ/

مفرح کومبی - دل کو خوش کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشتی ہے - حافظہ کو تیز اور نسیان کو دور کرتی ہے - چہرہ کو نرم کرتی ہے - جریان مرد و عورت کو دور کرے ؛

قیمت فی ڈبیہ کلان دو روپے چار آنہ (عہ/)

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ ہی روانہ کیا جاتا ہے ؛

ع - ن - معرفت بدر ایجنسی - قادیان دارالامان

مجرب نسخے

ہم فائدہ عام کے واسطے وہ ادویات و نسخہ جات جو حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شفاخانہ میں عموماً استعمال میں آتے ہیں طیار کر کے فروخت کرتے ہیں اور مختصر فواید کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں اور منافع بھی بہت کم رکھا گیا ہے - جو صاحب چاہیں قیمت پیشگی بھیجکر یا بذریعہ وی پی ہم سے منگوا سکتے ہیں ترکیب استعمال کا پرچہ دوائی کے ہمراہ روانہ کرینگے محصولڈاک بذمہ خریدار ؛

سفوف مقوی باہ - قوت پیدا کرتا ہے اور باہ کو جوش دیتا ہے سرعت اور رقت کے لئے مفید ہے - قیمت ۱۰/

طلائے عجیب - سستی کو دور کرتا ہے - پٹھوں کو مستحکم اور مضبوط بناتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے - قیمت ۱۰/

سفوف مقوی معدہ - اضم طعام - کاسر ریاح و نفخ شکم - پیٹ کے درد اور چبھن کو دور کرتا ہے - قیمت ۸/

سفوف صندل - ہر قسم بخار اور معدہ کی تبخیر اور بدن کی حرارت کو دور کرتا ہے - قیمت ۸/

سفوف مصفی خون - خون صالح پیدا کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے - بدن کے دھبے اور منہ کی چھائیاں دور ہوجاتی ہیں - قیمت ۸/

آنکھوں کی دوائی - آنکھوں میں دھند - غبار - ککرے اور آنکھوں کے بھاری رہنے کے لئے نہایت مفید ہے - قیمت ۸/

مفرح دل - دل کی کمزوری اور دھڑکن اور گھبراہٹ کو مفید ہے - دماغ اور معدہ کو قوت دیتی ہے - قیمت ۸/

سفوف دافع سوزاک - سوزش اور جلن دور کر کے ٹھنڈک پیدا کرتا ہے - سوزاک نیا ہو یا پرانا بفضلہ تعالیٰ آرام ہوجاتا ہے قیمت ۱/

حبوب طحال - تلی خواہ کس قدر بڑھ گئی ہو ان گولیوں کے چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ صحت ہوجاتی ہے - قیمت ۸/

سنون مجلی - دانتوں کو مضبوط کرتا ہے مسوڑوں سے خون آنے کو روکتا ہے دانتوں کی زردی اور میل دور کر کے دانتوں کو صاف اور شستہ بنا دیتا ہے - قیمت ۸/

ا - ا - معرفت بدر ایجنسی - قادیان دارالامان (گورداسپور)